سوال

(511) بے اولاد بیوی سے باپ اور خاوند کا حصہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید کی اہلیہ نے بقضائے الٰہی زید کی زندگی میں وفات پائی مرحومہ کی کوئی اولاد نہیں نہ ہی اس کے بھائی بہن ہیں مگر اس کا والد زندہ ہے اور خاوند سے شرعی حصہ مانگتا ہے مرحومہ کی کوئی جائیداد نہیں ہے صرف زیور اور پارچہ جات ہیں زیور کا کچھ حصہ مرحومہ کو اس کے والد نے دیا تھا اور کچھ حصہ اس کے خاوند نے بعد نکاح وقتاً فوقتاً بنوا کر دیا مرحومہ نے اپنے خاوند کو یہ وصیت بھی کی ہے کہ اس کے زیور میں سے حج بدل کرایا جائے ۔ مرحومہ کا خاوند زید اب یہ کہتا ہے کہ جو زیور اس نے (زید نے) مرحومہ کو وقتاً فوقتاً بنوا کر دیا تھا وہ اس نے اپنی زوجہ کی ملکیت میں نہیں کیا تھا اس لیے وہ مرحومہ کا ترکہ نہیں ہے البتہ جو زیور مرحومہ کو والدین کی طرف سے ملا تھا وہ مرحومہ کا ترکہ ہے پس خاوند زید یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنا زیور وغیرہ الگ کر کے باقی ماندہ مال میں سے رقم حج نکالے گا پھر جو بچے گا اس میں سے نصف والد مرحومہ کے حوالے کرے گا ۔

جناب والا کی خدمت میں التماس ہے کہ شرعی فتوی مندرجہ ذیل امور کی نسبت تحریر فرمائیں ۔

1۔ مرحومہ کا ترکہ کیا ہے ؟ صرف وہ زیور اور پارچہ جات جو اس کو والدین کے ہاں سے ملے یا وہ زیور بھی ترکہ میں داخل سمجھا جائے گا جو خاوند نے اس کو وقتاً فوقتاً بنوا کر دیا مگر اس کی ملک نہیں کیا ؟

2۔ وصیت تقسیم کرنے سے پہلے پوری کرنی چاہیے ؟

3۔ باپ اور خاوند کا کس قدر حصہ ہو گا ؟ مسکین : ڈاکٹر عبدالرحیم سب اسسٹنٹ سرجن محلہ اقبال گنج شتر خانہ لودھیانہ ۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

1۔ مرحومہ کا ترکہ صرف وہ زیور و پارچہ جات ہیں جو اس کو اس کے والدین کے ہاں سے ملے بشرطیکہ خاوند نے جو زیور اس کو وقتاً فوقتاً بنوا کر دیا اس کے دینے کے وقت تصریح کر دی ہو کہ یہ زیور تم کو مستعار دیتا ہوں ۔ تمہاری ملک نہیں کرتا اور اگر تصریح نہ کی ہو تو ایسی صورت میں رواج پر فیصلہ ہو گا یعنی اگر یہ رواج ہو کہ زیور جو خاوند دیتا ہے وہ بھی زوجہ کی ملک سمجھا جاتا ہے تو زیور مذکورہ بالا مرحومہ کی ملک اور مرحومہ کے ترکہ میں داخ رحمۃ اللہ علیہ سمجھا جائے اور اگر زیور جو خاوند دیتا ہے مستعار سمجھا جاتا ہے تو زیور مذکورہ بالا مرحومہ کے ترکہ میں داخل نہیں سمجھا جائے گا بلکہ وہ کاوند کی ملک ہو گا ۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۔

2۔ وصیت تقسیم ترکہ سے پہلے پوری کرنی چاہیے مگر صرف تہائی ترکہ سے اور وہ بھی اس ترکہ کی تہائی سے جو مرحومہ کی تجہیز و تکفین سے و نیز ادائے دین سے (اگر مرحومہ پر کسی کا کچھ دین آتا ہو) بچ رہے بشرطیکہ ورثہ تہائی سے زیادہ وصیت پوری کرنے پر راضی نہ ہوں اس قدر ست وصیت تقسیم ترکہ سے پہلے پوری کرنی چاہیے۔

3۔ وصیت پوری کرنے کے بعد جس قدر بچ رہے اس میں سے نصف باپ کا حصہ ہے اور نصف خاوند کا اگر مرحومہ نے اولاد نہ چھوڑی ہو۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الفرائض، صفحہ:752

محدث فتویٰ